© rasailojaraid.com

کوٹ بھیجئے انہوں نے حدیث الاذکار میں ابونواس کی شخصیت اور اس کے ذہنی و اخلاقی کیفیات کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے اور اس ضمن میں عباسی دورِ اخلاقی کردار اور سوسائٹی کے میلانات کو بھی پوری طرح واضح کیا ہے۔ ایسی مثال بھی پیش کی ہیں جو عام طور سے لوگوں کی نگاہ میں نہیں ہوتی ہیں مثلاً انہوں نے بتایا ہے کہ اس دور میں خلفاء سے لے کر شعراء اور علماء تک اخلاقی اعتبار سے بہت گرے ہوئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ابین ایک استاد تھے اور ابین بہت خوبصورت تھا۔ ابونواس سے دوستی تھی۔ ابونواس نے کہا۔ کہ اس کو پیار کروں انہوں نے منع کیا کہ ایسا نہ کرنا ورنہ میری نوکری بھی جائے گی۔ اور خلیفہ ہم پر غضب ناک ہوں گے۔ ابونواس جب نہیں مانے تو استاد نے کہا کافی دنوں کے بعد تم آؤ تو میں تم سے معانقہ کروں گا۔ اس کے بعد تم ابین سے بھی معانقہ کر لینا۔ اور اس وقت پیار بھی کر لینا۔ چنانچہ ابونواس نے ایسا ہی کیا۔ علاوہ ازیں طٰہٰ حسین نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس دور میں باقاعدہ شراب کی محفلیں ہوتی تھیں اور شعر و شاعری کا بازار گرم ہوتا تھا۔ نیز مصنفوں اور شاعروں کا ایسا طبقہ تھا جس کا کام شاعری اور رقص و سرود تھا اور یہ گونہ بےخودی کا اظہار تھا جس کی وجہ سے پوری سوسائٹی متاثر ہو رہی تھی۔ طٰہٰ حسین کی رائے میں اس سوسائٹی کا بہترین ترجمان ابونواس ہے۔ مگر یہ تصویر ایک رخی ہے چونکہ اس دور میں مذہبیت بھی اپنے شباب پر تھی غیر مذہبی عناصر کی شکستہ کی وجہ سے اور برے واقعات مل جاتے ہیں۔ اس لئے طٰہٰ حسین کا خیال غلو سے مبرا نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ([illegible] دارالعلوم دیوبند)

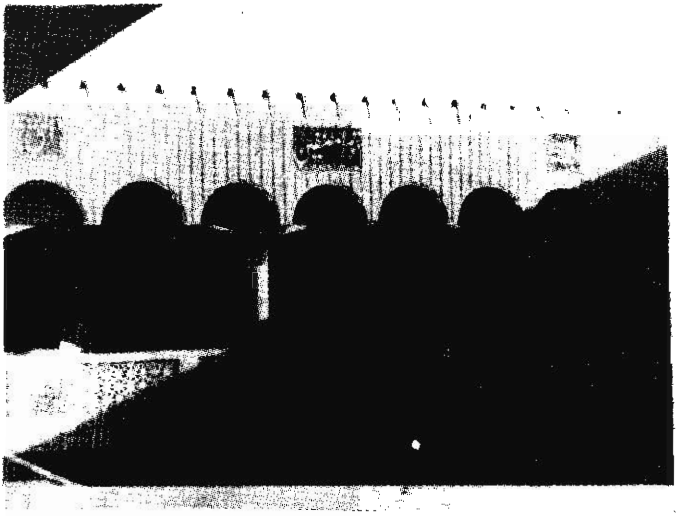

دارالعلوم حقانیہ میں دارالافتاء، مؤتمر المصنفین اور ماہنامہ الحق کے دفاتر کی نئی عمارت کا ایک گوشہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقہ اسلامی

مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی (فاضل دارالعلوم حقانیہ)
مفتی وصدر مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال۔

ہمارے عائلی قوانین

اجماع صحابہؓ، جمہور تابعین اور ائمہ اربعہ کا متفقہ فیصلہ — طلاق ثلاثہ

روزنامہ جنگ مجریہ ۵ار مارچ ۱۹۷۹ء میں جناب صفدر کمال صاحب کی رائے در بارہ "طلقاتِ ثلاث" شائع ہوئی جس میں "دفعہ واحد" میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک رجعی طلاق ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

احقر نے مسلکِ صحیح اور حق کی حمایت میں اکابر واسلاف کی کتب سے درج ذیل دلائل وشواہد نقل کر کے ترتیب دئے ہیں تاہم اگر کوئی صاحبِ علم مجھے میری غلطی پر اصلاح کر دے تو انشاء اللہ اپنی اصلاح میں پس وپیش نہ ہوگی۔

اصل مسئلہ زیرِ بحث تو تین طلاقوں کے تین واقع ہونے کا ہے۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرے سے دفعہ واحد میں دی گئی تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی کیونکہ یہ بدعت ہے اور بدعت کا وقوع کیسے؟ (بقولِ علامہ ابن حزم یہ مذہب روافض کا ہے) جب کہ دوسرا گروہ دفعہ واحد میں طلقاتِ ثلاثہ سے صرف ایک رجعی طلاق واقع ہونے کا قائل ہے۔

اجماعِ صحابہؓ، جمہور تابعین اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے جو نصِ قرآنی، احادیثِ کثیرہ اور اجماعِ صحابہ سے مستفاد ہے۔ شروح حدیث، کتب تفسیر اور فقہ وغیرہ میں اس پر خاصا مواد موجود ہے۔

۱۔ علامہ ابو محمد بن حزم الظاہری تو نصِ قرآنی سے بیک وقت تین طلاقوں کو جائز قرار دینے کا استدلال کرتے ہیں (اگرچہ دفعہ واحد میں طلقاتِ ثلاثہ فقہ حنفی کے علاوہ امام اوزاعی اور امام مالک کے نزدیک بھی بدعت ہے۔

(شرح مسلم جلد اول صد ۴۷۶)

ثم وجدنا بين حجة من قال ان الطلاق الثلث مجموعة سنة لا بدعة قول الله تعالى

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره " فهذا یقع علی الثلث مجموعة ومفرقة ولا یجوز ان نخصص بهذه الایة . بعض ذلك دون بعض بغیر نص

محلی جلد ۱۰ - ص - ۲۰۷

ترجمہ - پھر ہم نے ان لوگوں کو جو بیک وقت تین طلاقوں کو بدعت نہیں کہتے بلکہ سنت سمجھتے ہیں یہ دلیل پائی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " سو اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ اس کے لئے حلال نہیں تا وقتیکہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے - یہ مضمون ان تینوں طلاقوں پر بھی صادق آتا ہے - جو اکٹھی ہوں اور ان پر بھی صادق آتا ہے جو متفرق طور پر ہوں اور بغیر کسی نص کے اس آیت کو تین یکجا طلاقوں کو چھوڑ کر صرف متفرق کے ساتھ مخصوص کر دینا صحیح نہیں ہے - گویا محض احتمال کی بنا پر نص کو مخصوص بالمتفرق کرنا بلاوجہ ہے نیز اس آیت سے قبل " الطلاق مرتٰن " کا ذکر ہے یعنی طلاقِ رجعی دو دفعہ ہے - اس کے بعد یہ مذکورہ آیات حرف فا کے ساتھ لائی گئی - اور جب کہ حرفِ فا تعقیب بلامہلة کے لئے آتا ہے ، جس کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ اگر دو طلاق کے بعد کسی نادان نے فی الفور تیسری طلاق بھی دے دی تو اب اس کی بیوی اس کے لئے حلال نہیں -

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ظاہر قرآن دفعہ واحد میں بھی طلقاتِ ثلاثہ کے تین واقع ہونے پر دال ہے -

کتاب الام جلد ۵ ص ۱۶۵

۲- بخاری جلد ۲ ص ۷۹۱، مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۳ میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے -

ان رجلاً طلق امراته ثلاثاً فتزوجت فطلق فسئل النبی صلی الله علیه وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاقها الاول

ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں سو اس نے کسی اور مرد سے نکاح اس نے (ہمبستری سے پہلے) اسے طلاق دے دی - حضورؐ سے سوال کیا گیا کیا وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لئے حلال ہے تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند اس سے ہم بستری نہ کر لے - اور لطف اندوز نہ ہو جائے -

اس حدیث میں " طلق امراته ثلاثاً " بظاہر اس امر پر دال ہے کہ یہ تین طلاقیں یکجا اور دفعةً دی گئی تھیں -

(فتح الباری جلد ۹ ص ۲۹۵ - عمدة القاری جلد ۹ ص ۵۳۷)

۳- بخاری جلد دوم ص ۷۹۱، مسلم شریف جلد اول ص ۴۸۹ حضرت عویمر العجلانی کا واقعہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صادر فرمانے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور آپؐ نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی اگر دفعةً واحدةً تین طلاقیں ناجائز اور قطعاً حرام ہوتیں تو آپؐ ہرگز خاموشی نہ اختیار فرماتے - گویا آپؐ کا سکوت اور عدم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ مدینہ منورہ میں ایک مسخرہ مزاج آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی اور اس کا معاملہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا تو

فعلاہ عمر عنہ بالدرۃ وقال ان کان یکفیک الثلاث

تو حضرت عمرؓ نے درہ سے اس کی مرمت کی اور کہا کہ تجھے تو تین طلاقیں کافی تھیں۔

(سنن الکبری ج ۷ صہ ۳۳۴)

گویا حضرت عمرؓ نے ہزار طلاقوں میں سے تین کے وقوع کا حکم فرمایا

۵۔ عن علی فیمن طلق امراتہ ثلاثا قبل ان یدخل حتی تنکح زوجا غیرہ

ہمبستری سے پہلے تین طلاق دیدے تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے۔

سنن الکبری جلد ۷ صہ ۳۲۴

۶۔ شرح معانی الآثار جلد دوم صفحہ ۲۹ کی مفصل عبارت خلاصۃً ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت عمرؓ نے تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر عام خطاب فرمایا جس میں صحابہ بھی تھے کسی نے بھی آپ سے اختلاف نہیں کیا۔ گویا صحابہ کرام نے بھی اجماعاً حضرت عمرؓ کی رائے کی تصدیق کی تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر صحابہ کرام کا قولی وفعلی اجماع واضح حجت ہے۔

۷۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رقم طراز ہیں کہ:

تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر حضرت عمرؓ کے عہد میں اتفاق واجماع ہو چکا ہے کہ اجماع کے بعد اختلاف پیدا کرنا مردود ہے۔

(فتح الباری جلد ۹ صہ ۲۹۳)

۸۔ علامہ بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری جلد ۹ صہ ۵۳۷ پر یوں لکھا ہے کہ جمہور علماء کا جن میں تابعین اور اتباع تابعین اور بعد کے حضرات شامل ہیں یہ مذہب ہے کہ تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔ امام اوزاعیؒ۔ امام نخعیؒ۔ امام ثوریؒ۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ بن راہیویہ۔ امام ابو ثورؒ اور امام ابو عبیدہؒ کا یہ مذہب ہے۔

۹۔ علامہ آلوسی روح المعانی جلد ۲ صہ ۱۱۸ پر لکھتے ہیں کہ:

"جب حضرات صحابہ کرامؓ کا اس (وقوع طلقات ثلاثہ) پر اتفاق ہو چکا ہے تو یہ بغیر کسی نص کے نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جمہور علماء کا بھی اس پر اتفاق ہے۔

۱۰۔ حافظ ابن قیمؒ اعلام الموقعین جلد ۲ صہ ۲۷ میں لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ راشد (حضرت عمرؓ) اور ان کے دیگر رفقا کی زبان پر شرع اور تقدیر کی رو سے یہ حکم جاری وساری کر دیا کہ جو چیز (دفعہ واحد میں تین طلاقوں کا وقوع) لوگوں نے اپنے اوپر لازم کر رکھی ہے۔ اس کا اجراء اور نفاذ کر دیا جائے۔

© rasailojaraid.com